

ماہنامہ  
 فہم فی الہاد  
 پاشا سلف  
**ہائیۃ**

پیشہ واری ماہنامہ سلفی جرنل ۲۰۰۹ء

● دفاعی جنگ، ہنگامہ کی؟ ابن عمر حبیب الرحمن مدظلہ صیادی

● مرزا قلام احمد دہلوی کے خلاف حضرت مولانا رشید احمد کاکڑی مولانا محمد الحق خان ڈیرہ قشتادی

● تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں مفتی ناصر الدین مظاہری

بہارِ اہل سنت

بہارِ اہل سنت بیت الرحمن لبریری

## کلمات تشکر

شکر ہے اللہ تیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 پھر دیا کعبے کا پھیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 ساری دنیا کی لطافت تیرے آگے بچھ ہے  
 دل میں ہے تیرا بسیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 میری تو کوتاہیاں سب تیرے آگے تھیں عیاں  
 پھر بھی تو نے منہ نہ پھیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 جامِ زمزم کا پلا کے دل میں ششدرک ڈال دی  
 ساقیا یہ تیرا ڈیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 ہر طرف غلٹ ہی غلٹ چار سو پھیلی ہوئی  
 مجھ کو دیا تو نے سویرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 اس جگہ توحید پر آ کے ہوا پختہ یقین  
 چھٹ گیا ہر اک اندھیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 خانہ کعبہ میں آ کر مل گیا دل کو سکون  
 تیری رحمت نے ہے گھیرا میں تو اس قابل نہ تھا!  
 ہے جیبِ خستہ دل پر تیرا احسانِ عظیم  
 اپنا رکھا دل نہ پھیرا میں تو اس قابل نہ تھا!

# مِلّیہ

ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع ہوتا ہے۔

## فقہ و سنت مضامین

بمادی الاخری ۱۴۳۰ھ جلد نمبر 5

مطابق

جون 2009ء شمارہ نمبر 6

بسماء

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحبزادہ صاحبزادہ  
خلیفہ دارالعلوم شاہ عبدالغفار صاحبزادہ صاحبزادہ

بسماء

سنت سیدنا محمد مصطفیٰ  
رحمۃ اللہ علیہ

دارالعلوم

ابن خلدون مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

نائب

نائب

محمد امجد علی صاحبزادہ

محمد امجد علی صاحبزادہ

○ دقائی جنگ، مگر کس کی؟ دینا غصہ حبیب الرحمن لدھیانوی 2

○ مرزا قاسم علی شاہ پانی کے خلاف حضرت مولانا عبدالمجید صاحبزادہ کا فتویٰ  
مولانا عبدالمجید صاحبزادہ کا فتویٰ 8

○ قولہ فتح نبوت اور ہماری ذمہ داریاں  
مفتی ناصر الدین صاحبزادہ 21

○ انوار انوریؒ  
شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد امجد علی 31

○ تعلقوا باعلاق اللہ - خطبہ جمعہ  
مفتی رحیم الدین صاحبزادہ 37

○ قوانین کے سطحات خاتم القرآن 44 تا 41

○ میدان بر ملک میں جبکہ قنول اسلام امجد 45

فی شمارہ 20 روپے پاکستان میں سالانہ 200 روپے  
سالانہ بدل اشتراک بیرون ملک 40 امریکی ڈالر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جامعہ ملیہ اسلامیہ

رابطہ کے لیے

علاقہ صنعت کالج P.O. محلہ کلاں ضلع قندھار  
041-8711569

# دفاعی جنگ، مگر کس کی؟

لکھنؤ انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل لاء

الحمد لله والصلوة والسلام علی سید المرسلین

کھیل شروع ہو چکا ہے۔ جنگ کا ٹیل بج گیا ہے۔ دونوں طرف کے شور نے اپنا کام دکھا دیا ہے۔ انہوں نے ڈالر حاصل کر لیے، اور غیر کی خواہشات کی تکمیل کو مکمل سمجھ فرما کر دیا ہے۔ کونوں کھدروں میں چھپے ہوئے چوہے بکے بعد دیگرے باہر آ رہے ہیں۔ اور گھسان کارن پڑ چکا ہے۔ میں لاکھوں کے قریب فنانس و سٹی سوات سے ہجرت کر کے بے گار و کار پھر رہے ہیں۔ کتنے والے یہ کہتے ہیں کہ یہ ہجرت تقسیم ہند کے بعد کی سب سے بڑی ہجرت ہے۔ کتنے اور لکھنے والے انجیل کر غیروں سے اور اورادہ حاصل کرنے کے پتھر میں ہیں۔ جو کام غیر نے کرنا دونا کرے۔ ان شوروں نے کر دکھایا۔ قوم نے آج تک اس جنگ کو اپنی نہ سمجھا مگر انہوں نے اپنی کر دکھایا۔ یہاں تک کہ افغانستان جو کہ اس جنگ کا اصل میدان تھا اس کی بجائے اپنے ملک کو میدان جنگ بنا دیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ میں لاکھوں سے زائد فرادہ طالبان یا جنگجو ہیں کی نہ سے بے گھر ہوئے؟ کیا طالبان نے ان کو گھروں سے مار کر نکالا ہے؟ کیا طالبان کے قتلوں سے تک ہو کر اپنے گھر میں سے نکلے ہیں؟ اگر یہ سچ ہے تو ان لوگوں کو کوئی مایا دو پارسل پہلے اگل جانا چاہیے تھا۔ مگر یہ لوگ اس وقت بے گھر ہوئے ہیں جب ہماری بہادر افواج نے شہر ہند میں جنگجو ہیں، طالبان کے خلاف ایکشن کے نام پر جنگ شروع کی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر طالبان کے نام کا وجود تک نہ تھا۔ یہ وہی انتہائی پُر سکون تھی مگر عالمی مداخلتوں نے قدرتی حسن سے مالا مال اس وہی کو میاشی کا ڈونڈے کا پر وگرام بنایا۔ اس وہی میں انہوں نے ماف گھر اور مانت کلب کھولنے کے نقشے بھی ترتیب دیے تھے۔ یہ جو کچھ وہاں کے لوگوں کو دکھائی دیا۔ یہ وہی کلب کا ڈونڈے کا پر وگرام تھا۔ یہ وہی کلب کا ڈونڈے کا پر وگرام تھا۔ یہ وہی کلب کا ڈونڈے کا پر وگرام تھا۔

تیسرا جنگجو کچھ بھی ہیں ان کو تباہ کرنے کے لیے سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ ہمارے میڈیا نے ان کو انتہائی ہفاک بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر کے ڈاکٹر بنانے کا دھندہ بنایا۔ سب کی انہی طالبان یا جنگجو ہاں کے قبضے کے دور میں کسی کو وہاں سے ہجرت کرنے کی نوبت نہیں آتی۔ اب جو لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر در بدر مارے مارے پھر رہے ہیں یہ اسی فوجی کارروائی کا نتیجہ ہے جو کہ ہم ان بحال کرنے اور شدت پسندی کو ختم کرنے کے کام پر کر رہے ہیں۔ اب وہاں پر فوج دو کچھ کر رہی ہے جو کہ اس کو ملک کے دشمن کے خلاف کرنا چاہیے تھا۔ جو جنگی جہاز اور بمباری کا پڑتیر بھی دشمن کے خلاف کام آنے چاہیے تھے وہ انہوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ جو اسلحہ ہمیں اپنے ملک کی سرحدوں کے دشمن کے خلاف استعمال کرنا چاہیے تھا وہ ہم قبائلی محب وطن لوگوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ اور جس اندھ جانند طریقے سے یہ اسلحہ استعمال ہو رہا ہے اسی کے نتیجہ میں وہاں کے لوگوں کا بیماری تعداد میں جاتی نقصان ہو رہا ہے۔ اگر آپ کسی بھی مہارت گروپ میں جائیں تو سب دستانے لے گی کہ فوجی کارروائی میں کسی کا بیٹا مارا گیا، کسی کا باپ مارا گیا، کسی کی بیٹی اس سے چھوڑ گئی۔ لوگ روٹے ہوئے ہماری بیمار فوج کو بددعا میں دے رہے ہیں۔ اور سناٹا کر رہے ہیں کہ جنگجوؤں کی کسی بھی کارروائی میں ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہوا تو پھر ہماری ہی فوج ہمیں ہی کیوں مار رہی ہے۔

اب ہمارے ملک کے وزیرِ داخلہ جن کے پاس برطانوی فضائی ہے جو کہ برطانیہ کے ماتحت کابو کی زندگی گزارنے کے عادی ہیں، انے شماراً خود آگسوں اور شہ میں دھت کو بجتی ہوئی آواز میں کہا ہے کہ طالبان ملک اور اسلام کے دشمن ہیں۔ کون سے ملک کے دشمن ہیں اس کی وضاحت نہیں کی۔ کیا اس ملک کے دشمن ہیں کہ سب اس نے بمبئی دھماکوں کے ذریعے کی آڑ میں سب ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا پرہیز کرنا تو انہی شدت پسندوں، جنگجوؤں، طالبان نے کیا تھا کہ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم پاکستان کی مشرقی سرحدوں پر آئے دشمن کا حساب بے باقی کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق امریکا بار بار یہ یقین دہانی کر رہا ہے کہ اس ملک سے پاکستان کو کوئی خطرہ نہیں۔ اور یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سے اسلام کو خطرہ ہے۔ اس اسلام کو جس میں شراب، زنا، خنہ ڈانس، وغیرہ کی گھلے عام چھٹی ہو۔

اب یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک اتفاق جنگ ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ ہم کس کا دفاع کر رہے ہیں اور کس سے کر رہے ہیں۔ ہمارے دشمن کون ہے، ہم نے انہوں ہی کو اپنا دشمن بننا چاہا۔ اور یہ

بھی کہا جا رہا ہے کہ ہمیں اپنے اندر کے دشمن سے شکر ہے۔ سرحدوں پر فوج لگائے دشمن سے کوئی خطرہ نہیں۔

ملک میں جن لوگوں کو دشمن بنا کر ان کے ساتھ جنگ کی جارہی ہے، دیکھنا یہ ہے کہ ہدائت کے خلاف برسرِ پیکار تھے۔ اور کب سے وہ آلودہ جنگ ہوئے ہیں۔ کیا وہ اس وقت سے حالت جنگ میں ہیں جب سے ملک معرضِ وجود میں آیا تھا یا وہ کسی نظامِ کار و عمل میں ہے۔ جب سے یہ ملک معرضِ وجود میں آیا ہے اس وقت سے یہاں ایک طبقہ مسلسل عوام الناس کا استحصال کر رہا ہے۔ رشوت، مافضانی، مابازار، قبضہ، قتل و غارتگری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

موجودہ دور کے بعد انگریز نے جو کچھ متحدہ ہندوستان میں کیا تھا اس کا ردی پلے بھی شروع ہو چکا ہے۔ انگریز نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کرائے۔ یہاں بھی آجکل انہی کی اولادیں فرقہ وارانہ فساد کو پھیلانے لگی ہیں۔ ہر لوگ اس ملک میں سیاسی طور پر مردود ہو چکے تھے انہی کو مردود و فرشتی کی دکان کے قریب کی آڑ میں پھر سے کھڑا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قرآن و ملت کا وہ نظام نہا جائے جس میں ان چیزوں کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ کام عرصہ ۱۹۷۱ء میں بھی ہوا تھا کہ سب نظامِ مسیحی کی آڑ میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے خلاف تحریک چلائی گئی اور وہ کامیاب ہو گئی تو عالمی مداخلتوں کو یہ فکر پڑ گئی کہ اگر واقعی نظامِ مسیحی اس ملک میں آ گیا تو ہمارا دھارم کا کام بگاڑ جائے گا۔ چنانچہ اس وقت جماعتِ مسلمت بنا کر برسرِ سنائی کاغذ نہیں کر رہے تھے انہی اتحاد میں پھولے اُٹھ گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ علماء کے اس متکاف کی آڑ میں کہ نظامِ مسیحی کو متاثر نہ کیا گیا۔ آج پھر اسی چیز کو دوبارہ کیا جا رہا ہے۔ اگر سوائے میں چند فرقوں نے ایسا فعل کیا ہے جو کہ دوسرے فرقے کو کامل قبول نہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوائے کے سب لوگ اس فعل کے حامی ہیں۔ مگر باہر بیٹھے ہوئے نیلینون خطاب کرتے ہوئے نے یہاں پر رہنے والوں کو مل کی ملک سے اس طرح آشنا کیا کہ وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ حالانکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ عرصہ ۱۹۷۱ء میں اختر پارک کراچی میں جو بم دھماکے ہوئے اور اس کی وجہ سے سو سے زائد افراد مارے گئے اس کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا۔

یہ بات بڑے زور و شور سے ہمارے ملک کے دہان شور مچاتے ہیں کہ یہ دفاعی جنگ ہے۔ میں پہلے سوچتا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اس لیے کہ جن لوگوں نے بھی پاکستان کے خلاف بیان نہیں دیا نہ ہی کبھی ان لوگوں نے پاکستان سے صلہ رشتہ کی بات کی۔ مگر آج بھی اس پر قائم ہیں، بلکہ جب ہندوستان نے ہندو مت میں مبینہ بدعت گروہی کے نام پر درمہ رچایا اور پاکستان پر حملہ آور ہونے کی دھمکیاں

دیں تو انہی لوگوں نے احباب کیا کہ ہم اپنے خدائے بھلا کر پاکستان کے دفاع کے لیے اس لاکھ فراء  
 ہندوستان کے مقابلے میں لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ مگر دشمن نے ہمارے دین توہوں کے ذریعے دہلی  
 چال چلی کہ ہم لوگوں کو یہ باور کر دیا گیا کہ ہندوستان تمہارا دشمن نہیں بلکہ تمہارا دشمن وہ ہے جو کہ  
 ہندوستان سے تمہارے ملک کا دفاع کرنے کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حکام عدلیہ کیلکٹیشن کو عوام کی منتخب اسمبلی سے پاس کیا گیا تھا  
 اب جبکہ سوائے پر حملے کا یہ حکم بنایا گیا تو وہی اسمبلی کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا گیا۔ اس میں کیا جلدی  
 تھی۔ پھر اس کے بعد آل پارٹیز کانفرنس بلانی گئی۔ اس کی اب کیا ضرورت تھی۔ یہ کانفرنس اس سے  
 پہلے بلانی جانی چاہیے تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ وہی سے اٹھارہ تھانہ جس طرح ہمارے اس فوجی اٹھارہ  
 آتے ہیں، فوجی کمانڈر پر قبضہ کر کے بعد میں پورے ملک کو اس سے جوڑا اور پھر اسمبلی سے تصدیق  
 حاصل کر لیتا ہے، وہی طرح اب کیا گیا ہے۔

پاکستان جتنے بڑے ہمسایہ ہیں۔ ان ہمسایوں میں بھی دو کچھ سو ملے میں ہوا  
 ہو کہ اب ہو رہا ہے؟ ہمارے ملک میں ہمسایہ سوں میں عوام کو کچا گیا۔ عوام کے ساتھ جانور میں جیسا  
 سلوک کیا گیا۔ اس ملک میں قبضہ کر پ کی سر پرستی کی گئی۔ اس ملک میں اربوں روپیہ ہنگاموں سے لے  
 کر ہڑپ کر لیا گیا۔ اس ملک میں جاگیر داری نظام کو ختم دیا گیا۔ سرمایہ داری نظام کو تھوڑا فراموش کیا  
 گیا۔ چوروں، لٹیروں، ڈاکوؤں کو اسمبلی میں جگہ دی گئی، ساحر، دکانوں کو سبزیوں کے گورنر بنایا گیا۔ اس  
 ملک میں حوا کی بیٹی کو سر عام نیام کیا گیا۔ بے حیائی اور بے شرمی کو عام کیا گیا۔ چنگوں کو نئے انداز دیکر  
 مساجد گھر بنائے گئے۔ ان مساجد گھر میں کی مخالفت کرنے والی بیچیں کو لال مسجد میں جہاں کر داکھ کر دیا  
 گیا۔ اس ملک کو لوٹنے والوں کو این۔ آر۔ کے ذریعہ تھوڑا دیا گیا۔

۱۸ مئی کو جو آل پارٹیز کانفرنس اسلام آباد میں بلانی گئی تھی اس میں جتنے لوگ شامل تھے اگر وہ  
 سب ملک کے غیر خوب تھے تو پہلے وہ بیٹا احتساب کرتے۔ دو قبائلی مذاقوں کے لوگوں کو ملک اور اسلام کا  
 فہم اقرار دینے سے پہلے یہ دیکھتے کہ کیا نو ازشریف نے اس فہم کا حساب دیا ہے جو کہ قرض امارہ  
 ملک سنو اور کسمام سے ملک کے عوام سے کروڑوں ڈالر کی قرض میں وصول کی تھی۔ جب نو ازشریف  
 نے ایسی دھماکے کیے تھے تو اس وقت انہوں نے قانون کرشمی انکوائری ٹیمڈ کر کے قومی معیشت کا جو بیڑہ  
 فرق کیا تھا اس کا حساب لیا گیا۔ کیا وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی پر جو اثرات عائد کئے گئے تھے ان کی

کسی غیر جانبدار عدالت سے تحقیق ہو چکی ہے۔ کیا صدر زررداری صاحب پر قتل، ڈکیتی، ملک کے گھریلو روپے لوٹ کر ملک سے باہر لے جانے کے جتنے الزام لگائے گئے تھے ان سب کا فیصلہ ہو چکا ہے، کیا مرتضیٰ جٹو کے کانگوں کا پتہ چلا گیا ہے۔ کیا سر نعل کے شر یہ درہن کے متعلق کوئی فیصلہ ہوا ہے۔ کیا لال مسجد کے سانحہ کے ذمہ داروں کو انجام تک پہنچایا جا چکا ہے۔ کیا ملک کے قانون کو ہر طرف کر کے زیر جھٹیلا کر قانون سے مندرجہ کر کے دلوں کو عدالت کے کمرے میں لایا گیا۔ کیا سانحہ بارہمی کے کرداروں کو بے غائب کر کے ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ کیا اعجاز حسین درہن کے ساتھیوں کے خلاف جو قتل کے مقدمات تھے ان کا فیصلہ ہوا۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہر کسی انوائس نے ہمارے ملک کے اندر گھس کر ہو کارروائیاں کیں ان کا کوئی جواب دیا گیا؟ کیا درہن ملکوں کے جواب میں بھی ہماری بیاد انوائس اسی قسم کی کارروائیاں کر رہی ہے؟ ہم نے کتنے ذرا ہن طیارے مار مارے؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر یہ سب کچھ کر لیا گیا تو ابھی بھی سرحدی علاقے ایسے ٹوٹاں میں نہ گھس رہے۔ اگر یہ سب کچھ نہیں ہوا تو سمجھو کہ یہ انہی لوگوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ اور ان کا دھن شور بولکھ رہا ہے وہ ان لوگوں سے بچے کلم کا بھارتی، معاونہ اصول کر رہا ہے۔

ان ساری باتوں کو دیکھا جائے تو سمجھ میں آتی ہے کہ یہ جنگ قبضہ گروہوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ شراب، گلاب، شباب میں آدھے لوگوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ بے ناک، نام زدگی، گزرتے دلوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ رشوت، خورنگوں، دھنوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ ملک لوٹنے والوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ بددعوتوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ بے گلوں کے دلالوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ بے حیائی کے مہنگوں کے دفاتر کی جنگ ہے۔ این، آر، ڈی کے دفاتر کی جنگ ہے۔ اور ہر ایک کے خلاف کے دفاتر کی جنگ ہے۔

آج سانحہ مشرقی پاکستان کی تاریخ کو پھر سے وہم و گہم رہا جا رہا ہے۔ آج وہی صورت پیدا کر دی گئی ہے جو ۱۹۷۱ء میں تھی۔ اس وقت بھی مشرقی پاکستان کے لوگوں کو فخر اور ملک دشمن قرار دیکر ان پر فوج کشی کی گئی تھی۔ سرانجام ۱۳ سالہ جدوجہد کے لوگوں کو فخر اور قرار دے کر ان پر فوج کشی کی جا رہی ہے۔

کیا ہم مشرقی پاکستان کے سانحہ کے ذمہ داروں کے انجام کو بھولی گئے۔ سانحہ مشرقی پاکستان کی تحقیقات کے نتیجہ میں ان کرداروں کو ہم منطقی انجام تک پہنچانے کے جو کہ اس کے ذمہ دار



تھے۔ ہم لوگوں کو تو فیق نصیب نہیں ہوتی مگر اس نے اس کا بدلہ ایسا لیا کہ رات دن دنیا تک یاد رہے گا۔ شرط یہ ہے کہ ہم میں کوئی کچھ نہ دلا ہو۔ مشرقی پاکستان کے الیہ کے ذمہ دار تین تھے۔ اندر گاندھی، شیخ مجیب الرحمن، اور مسز ذوالفقار علی بھٹو۔ ان تینوں گروہوں کا کیا انجام ہوا اگر غور کریں تو جواب بڑی آسانی سے مل جاتا ہے۔ تینوں غیر ملکی موتے مرے تینوں کو ہلاک کیا گیا۔ تینوں کی اولادیں بھی غیر ملکی موتے مریں۔ یہاں تک کہ ان کے عاقلوں کی نشاندہی بھی کرنے والا کوئی نہیں۔ ان کو معلوم ہے وہ قوم کو ہلانے کے لیے کیا نہیں۔ نہ تو یہی قوم کون سے کوئی غرض ہے۔ اگر قوم کو غرض ہوتی تو قوم ساز کوں پر نکل کر ان کے عاقلوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کی کوشش کرتی۔ چنانچہ قبائلی طاقتوں میں آپ بیکر کرنے سے پہلے سوچ لیا جائے گا اس کا انجام کیا ہوگا۔ جیس لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں، ان کی آجوں ان کی سسکیاں بونک واضح طور پر بتا رہے غلاف ہیں ان کو دیکھا جائے تو یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

نہ جا اس کے جسم پر کہ ہے ذہب ہے گرفت اس کی  
دار اس کی وہ گیری سے کہ سخت ہے انتقام اس کا

☆☆☆

## حضرت مولانا سر فرراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

شیخ الحدیث، شیخ الفاضل، شیخ المبرک، حضرت مولانا سر فرراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ ماد ارتحال فرما گئے۔ اہل ایمان و ایمان۔ حضرت مولانا مرحوم ایک جامع کمالات شخصیت تھے۔ انہی اعتبار سے ایک بلند درجہ کا شخصیت تھے۔ حضرت مولانا کا انتقال ایک صدی کا انتقام ہے۔ مولانا مرحوم بیسیوں کتابوں کے مصنف تھے۔ قتال و بیان میں حضرت مرحوم کو مہل کی دوس حاصل تھی، اس سلسلے میں ان کی تحریریں جوتہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی مقبولیت اس سے ظاہر ہے کہ ان کی اصلاح سب کی سب نہ صرف اعلیٰ علم ہے بلکہ اس پر عامل بھی ہے۔ نہ اس اصلاح سے علمی فیض جاری و ساری ہے۔ حضرت کے جنازے میں کثیر تعداد میں لوگوں کی شرکت اللہ کے ہاں ان کی مقبولیت کا پتہ دیتی ہے۔ حضرت مرحوم کے مطلق تعلیمی مضمون آئندہ کسی شمارے شائع کیا جائے گا۔

☆☆☆

## مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف حضرت مولانا رشید احمد کافوریؒ کا فتویٰ کفر

ایک تاریخی حقیقت.... ایک حقیقی جائزہ مولانا عبدالحق خان بشیر نقشبندی

۱۹۸۳ء کا واقعہ ہے کہ ایک عالمِ فرقہ کی طرف سے ”فتاویٰ قادیانیہ“ کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر آئی جسے لاہور کے ایک نصرانی اوردو ”مکتبہ قادیانیہ“ نے شائع کیا اور اسے چار سے ملک میں پھیلا دیا گیا، بعض ”باب کی وساطت سے یہ کتاب ہم تک بھی پہنچی۔ یہ کتاب درحقیقت تحریک قادیانیہ کے عظیم ترین فخر المجاہدین حضرت مولانا عبدالحق رشید حیوانوی نور اللہ مرقدہ کے طویل القصد مساجیر ارکان حضرت مولانا محمد رشید حیوانوی حضرت مولانا عبدالحق رشید حیوانوی حضرت مولانا عبدالحق رشید حیوانوی اور حضرت مولانا سہیل رشید حیوانوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مختلف فتاویٰ جات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اپنے والد گرامی قدس کے اسم گرامی کی طرف منسوب کر کے شائع کیا ہے۔

ان ملائے رشید حیوانویہ شرف و سعادت حاصل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف اولین فتویٰ کفر میں ہی کی طرف سے جاری ہوا حالانکہ اس وقت اکثر دانشور علماء گرام مرزا قادیانی کے ملّاکار و عوامی سے اہمیت کی وجہ سے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے میں متردد تھے اور اس کے نظریات کے بارے میں محض معلومات اور سوچ نہ ہونے کی بنا پر فتویٰ کفر جاری کرنے سے گریز میں تھے ان ہی فتاویٰ بہتر و علماء میں مقرب اور شاہد نامہ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز بھی شامل تھے۔

### ملائے رشید حیوانویہ اور حضرت گنگوہی کا بہت ہی موقف

۱۳۰۱ ہجری (۱۸۸۳ء) میں جب مرزا قادیانی کی پہلی کتاب ”تہذیب احمدیہ“ منظر عام پر آئی تو اس کی بعض غیر متجانس مباحرات سے علماء گرام کا ایک گروہ چونک اٹھا، ران کے دلوں میں مرزا قادیانی کے بارے میں شکوک و شبہات سر اٹھانے لگے، اسی دوران مرزا قادیانی نے اپنے چند روزہ قیام رشید حیوانہ کے دوران کچھ عجیب قسم کے دعوے کر دیئے، گویا وہ مسوومین قدس ہے جس سے علماء گرام کا دگر و دوزیہ بڑھ کر رہا ہو گیا اور اس نے مرزا قادیانی پر کفر جہالت کا فتویٰ جاری کر دیا۔ یہ فتویٰ جاری کرنے والے یہی



[illegible]

حقائق بايانات

جہنم کی تہ کا وہ ہے کہ حق کے قیام کا یہ وہ دشمن ہے جس کے مقتول ہونا  
 کائنات باطل میں بے ہودہ ہے۔ یہی معنی ہے یہاں پر علامہ صاحب سے جو حق کے قیام  
 کا دعوہ کیا کرتے ہیں۔ ان کے لئے ان کے منہ کی بات یہ ہے کہ جو شخص بھی اس سے  
 غافل ہو کر حق کے خلاف منہ سے منہ کی بے کلمہ امام قیام کو اس میں بے عمل ہو جاتا ہے یا  
 قیام کو نظر انداز کرتا ہے۔ اس کے قیام کا یہ ہے جو حق کو بے عمل ہو جاتا ہے۔ امام قیام  
 کو اس سے منہ کی بات یہ ہے کہ حق کا قیام ہی ہے جو حق کے قیام کے لئے  
 یہ طرف سے یہ قیام کا یہ حق میں حق کا قیام ہی ہے جو حق کے قیام کے لئے  
 اس میں حق کے قیام کے لئے حق کا قیام ہی ہے جو حق کے قیام کے لئے

[illegible][illegible]

[illegible]

فوتی امام باقر علیه السلام

[illegible]

میں نے اپنے دل سے یہ سوچا کہ میں نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟ کیا میں نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟ کیا میں نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟

۱۱۔ جس بات پر غصہ ہو تو اس سے پہلے کہ اسے کہیں یا لکھیں یا کسی کو دکھائیں اسے مٹا دے۔

علمائے اہل عرب نے کہا جو فی حقوب

ہمارے لئے یہ کس کام سے نکلی ہے وہ سب سے بڑی بات ہے۔ اور جو بات ہم شیخ سے سنیں  
چاہیں جس میں خدا سے نکلی ہے۔ اور ان کے پاس معلومات ہیں وہ شیخ سے پوچھیں  
میں جانتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی بات ہے۔ اور یہ سب سے بڑی بات ہے کہ

اس سے ملے ملا کر پیہ پیہ پڑا کہ ہم کو کون سی چیز چاہیے؟ ہم نے  
موس کا دھڑکا نام لگے ہمیں جانتے ہی نہ رہا کہ شریعت میں یہ سب حلال و حرام  
ہو گیا تھا۔ اس سے دلی یہ ظاہر ہوا کہ اس کا دھڑکا غلط نہ تھا۔ یہ تو آپ پیہ اہل فصل  
سب سے پہلے سے تھے۔ یہ حکومات عرب میں تاویلات کے پچھلے دور میں عام نہ تھے  
حالات سے مانتے تھے اسلئے اصل سے دور ہی ہو جائے تھے۔ یہ سب کچھ ہم کو  
میں نے ملے ملا کر (فقہان کا)

دعوتِ شعلہ کی کاغذی کتاب و جلالہ کا درجہ بہت کم ہے۔ کتابوں کا یہ کئے ہوئے سوانح  
 و نام نہ نہ تھلائے اور حصارِ شعلہ میں (تکریم شدہ) کتابتِ شعلہ (کتاب و تفاق  
 کتاب) میں کتابوں میں بھی شامل ہے۔ پہلے کتابوں میں یہ کتاب شامل ہوئی ہے۔  
 یہ کتابی مجلس تہذیب و ترقی کے نام سے ہے۔ اس میں کتابوں کی کتابت و  
 فروغ و کتابت کے لئے ۲۰۰۰ روپے کی رقم ہے۔ اس کی کتابت و فروغ کے لئے  
 اس کی کتابت کے لئے ۲۰۰۰ روپے کی رقم ہے۔

[illegible]







مکتبہ میں مکتبان کوشاں سلطان خان صاحب و دوستوں نے جانا ہے یہاں پر کے قدم  
کے ہاتھ پر تپ سے بدل لالہ ابرسم نے ملنا چاہا ہے۔

شاد عبد الرحیم کا خوب ہر مرزا گلابانی کی جے وی پی

[illegible][illegible]

شامیہ: ہم سے چاروں پیشانیوں میں ایک ثابتہ ملی۔ یہ وہی وہی رہا تھا جس نے  
یہ ثابتہ کیا تھا کہ ہمیں ایک ہی رہا تھا۔ یہ وہی وہی رہا تھا جس نے  
ہمیں ایک ہی رہا تھا۔ یہ وہی وہی رہا تھا جس نے

حضرت مغلوی کا طبرہ توحید

مسجد کا نام مسجد جامعہ (مسجد تہجد) رکھا گیا اور اس میں شریعت کے احکامات اور  
عقائد کا نام لکھا گیا۔ مسجد کے اندر ایک کتب خانہ بھی بنائی گئی ہے جس میں قرآن مجید اور  
احادیث و کتب فقہیہ جمع ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں ایک چمن باغ بھی بنایا گیا ہے جس میں  
مسجد کے احاطہ میں ایک چمن باغ بھی بنایا گیا ہے جس میں مسجد کے احاطہ میں ایک چمن باغ بھی بنایا گیا ہے جس میں













[illegible][illegible]

*Wang et al.*

[illegible]







میں نے اس کو پہے حال میں چکاسا تھا ہے ، لیکن وہ مدام یا ہے ۔ میں نے اس کو لو لیا تھا کہ اس کو میرا  
یا ہے

تاریخیت دیکھو۔ چنگیز، ٹوکنے کے لئے کامیاب ہو چکا۔ کامیابی کے تعلقات میں یہ بھی  
واقفیت یہ ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے یہ کامیابی کے لئے کوشش کے لئے یہ کام  
کوئی کام نہ کرنا ہے۔ یہاں پر یہیت یہ معلوم ہے کہ یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے  
ملا ہے وہ اصل چیز ہے کہ میں نے یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے  
یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے یہ کامیابی کے لئے

[illegible]

عالمِ حق میں عبادتِ عباد کے ساتھ ہی ان کی زندگیوں میں یوں بے پناہ چمک و تاب پیدا ہوئی کہ ان کی

[illegible]

جو بڑا قہر تھا، اسی نے اسے اس کی مانی کیا۔ شیطان کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھ کر  
لو کہ وہ بڑا عجب ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے اس کی مانی کیا۔ شیطان کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھ کر  
اس نے یہ دیکھ کر اس کی مانی کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے اس کی مانی کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے اس کی مانی کیا۔  
یہ وہی لوگوں سے منسوب کیا گیا ہے

۱۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۲۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۳۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۴۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۵۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۶۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۷۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۸۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۹۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔  
 ۱۰۔ میں نے اپنے تمام شریعتیات کو مٹا دیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو مٹا دیا۔



۱۔ سید کی ساری باتیں غلط تھیں۔ اسی لیے انہوں نے انہیں مٹا دیا۔

(کتابخانه جامعہ اسلامیہ)

تاکہ حکومت مادیاتی میں نہ رہے جو حساب نہ  
 تھا، میرا خیال ہے کہ حکومت مادیاتی میں نہ رہے جو حساب نہ  
 تھا، میرا خیال ہے کہ حکومت مادیاتی میں نہ رہے جو حساب نہ

بسیار اہم مقام پر تپن تپا گلا گیا۔ یاس کے احاطہ میں جس جگہ سے  
پتے و شخصوں کے احاطہ میں سے گزرا۔ ملنے والے اس کے احاطہ میں لایا۔ ان شخصوں میں  
(۲۷)

[illegible]

شعبہ تعلیم سے وابستہ سب سے زیادہ اہم کی بات ہے کہ چاہے میں کون سا شعبہ چاہوں

میں اس میں بہت سے کاموں کی ضرورت ہے۔

بہت سے کاموں کی ضرورت ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے)

یہ ہندو تائیں اسلام کے تمام علماء کو سب سے زیادے نیکہ رہی میں تحقیق رہا۔  
 ان کے رد و قبول میں بھی تردید ہے کہ یہ تمام علیحدہ علیحدہ رہا ہے جس میں بھی

[illegible]

۱۔ جس شے پر اللہ نے نعت جاری کی ہے وہ اسے شفاء و شفا کا باب ہے جس کا مطلب  
ہے کہ اللہ نے اس شے کو شفاء کا باب بنایا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اللہ نے اس شے کو  
شفاء کا باب بنایا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اللہ نے اس شے کو شفاء کا باب بنایا ہے۔

[illegible]

(۱) اُنہی — چہ عقل کے بغیر نہ ہو، بلکہ دیکھتے چہ کے یہاں نہ ہیں تو کونسا عقل ہے۔  
 (۲) یہ قسم ہے۔ کہ اگر اس کا تعلق نہ ہو، تو اس کا نام بھی نہ لکھا جائے گا۔ کہ یہ نہ ہی  
 طرف سے نہ ہو، بلکہ عقل کے حامیوں، نہ ہو کہ وہ وہاں سے نہیں لکھا جائے گا، بلکہ یہ لکھ دیا جائے گی  
 جائے۔ کہ وہ انہیں نہ ہو نام نہ لکھا جائے۔ (مکملہ احوال، ص ۱۵۶)

ہر ایک کو اس کے لئے دیا گیا ہے۔

[illegible]

(۳) موصوفیہ مذہب مسیحیہ مذہب سے بھی متفرق ہے۔ "مسیحیہ مذہب کے لئے ہے"

یہاں کا مسلمان یا یہاں کی مسیحی سب سے بڑے مظہرِ طلبہ کے لئے ہیں۔ ان میں سے ایک مسیحی اور ایک مسلمان  
 کے لئے ہیں۔ یہاں ان کے لئے ایک مسجد ہے۔ یہاں ان کے لئے ایک مسیحی گھر ہے۔  
 (تجدیدِ تعلیم، ص ۱۶)

[illegible][illegible]

سہولت ہے۔ نام نہاد یہاں ان وقت ہی جتنی مایہ نسیں اُجالا تو میں نہ کہتی ہے۔  
 ان کا دل تو ہمارے لیے ہے۔ یہاں تو ہے۔ ہمارے لیے ہے۔ ہمارے لیے ہے۔  
 یہ "Speed" ہے۔ "Spont" ہے۔ یہاں تو ہے۔ ہمارے لیے ہے۔  
 شہادت میں ہے۔ یہاں تو ہے۔



# الوایا توری

قسط نمبر ۱۰

عاشق و عاشقاتِ تاتراکد میں حضور مولانا محمد ابراہیم انصاری برصغیر

پیشکش: حضرت مولانا محمد ابراہیم انصاری

## قصیدہ و معراجیہ

بہادنگ میں سہری و علی مصدق      نبی محمد لا الہ الا انت لا علی  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت      تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت  
لہذا مقام ہے لے یا۔

وہی حبیب بن عبدس می      عہد عہد محمد احمد انصاری نبی فانی بہ  
عہد احمد محمد لا الہ الا انت لا علی      شہادت شہادت شہادت  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت

یہ سبغ انصاری ہی مصداق کہ      نبی عرف نبی نبی نبی نبی نبی  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت      یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت

وہی نہ میں حضور ملککہ      قصیدہ میں ابواب محمد انصاری  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت      یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت

نبی حبیب نبی محمد عہد بیضی می ذکر      لا الہ الا انت لا علی  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت      یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت  
یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت

وہی حبیب محمد بن محمد عہد بیضی می      یا تہیہ ۱۰۰۰ سال کی پہلی شہادت



من اصحاب اہل لاحد

بدا تضرع فی السجود

بسرور قلب علی غفر

و نہ پر بہ حقیر سوز

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

و کس عباد بقصہ لا سرور

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر

۵۵۵۰ ر ۵۵۵۱ ر ۵۵۵۲ ر ۵۵۵۳ ر ۵۵۵۴ ر ۵۵۵۵ ر









یوں ہاں ہے تمام ہے کہ ہمہ تن ترقی کا وہی خاک ہے ہمارا وہاں " سائنس " پر ہر ترقی  
 یہ اہمیت محسوس ہے شرمین و خاک کے مل جل کر جس پر کاروبار ہے کے ہمارے ہر مقامہ باطلہ قابل  
 فائدہ بنانے کے ہمارے جس میں حاکمی کی حکمت و معرفت کا جو سب سے بڑا اثر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔  
 مدنیہ کے وہاں ملی نمونہ سہاویں چلے رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے ترقی کا چھ مہر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ترقی ترقیوں  
 و ترقیوں کا تہہ مدنیہ ہے ۔

پیشہ سے مستعفی ہو کر سب سے پہلے

[illegible]

حضرت عارف

یا مرقہ نے دیکھا تھا کہ وہ ایک ناکھو کو چپے لے کر کھڑے ہے وہ کہتا ہے  
 کیا اس ناکھو پر مال ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے: کیا اس پر  
 کچا گوشت ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے: کیا اس پر  
 پانی ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے: کیا اس پر  
 مے ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے: کیا اس پر  
 کوئی چیز ہے؟ وہ کہتا ہے: نہیں۔ تو وہ کہتا ہے: کیا اس پر

شيطان









پڑا جسی بندہ اب سوتے۔ شہم کا نام۔ حالانکہ میں کھانا نہ کھاتا تھا میں بھی پیہ نہ  
لا کر دیتا تھا کہ اس مال چھوڑا۔ اب یہ بچہ بچہ میں دیکھتا ہوں۔ یہ حالت  
میں کھانا نہ کھاتا۔ حالت یہ ہے کہ اب یہ بچہ بچہ میں دیکھتا ہوں۔ یہ حالت  
میں کھانا نہ کھاتا۔ حالت یہ ہے کہ اب یہ بچہ بچہ میں دیکھتا ہوں۔ یہ حالت

॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

میں نے ہمیشہ سے یہ سوچا ہے کہ میں کیا بننا چاہتا ہوں۔

’فہرست‘ اور بھی قلم سے نکل رہے ہیں۔

[illegible]

یہ مضمون کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر شہادتیں اور شہادتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ یہ مضمون کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر شہادتیں اور شہادتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ یہ مضمون کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر شہادتیں اور شہادتیں بھی لکھی گئی ہیں۔

$$\frac{1}{2} \quad \frac{1}{4} \quad \frac{1}{8}$$

شعبه حقوق

حضرت امام ہمدانی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے والدین کو اپنا مال دے کر ان کی خدمت میں رکھے اور ان کے ساتھ رہے اور ان کی اطاعت کرے اور ان کی نصیحتیں قبول کرے اور ان کی عیبوں سے بچے اور ان کی شایستگیوں سے استفادہ کرے اور ان کی عزت و توقیر کرے اور ان کی حاجتوں کو رفع کرے اور ان کی غمخوار ہو جائے اور ان کی خوشحالی میں حصہ لے لے گا۔







تہہ: یہ تو آپ نے صحیح بتا دیا اب یہ فرمائیے کہ تم ہمیں کس چیز کی طرف بلا رہے ہو اور کس بات کی دعوت دیتے ہو؟

حضرت خالدؓ: ہم اس بات کی طرف بلا رہے ہیں کہ کلمہ شہادت پڑھو اور رسول اللہ ﷺ کو احکام ملانے میں مدد کرنا۔

تہہ: لیکن اگر کوئی اس بات کو مانے؟

حضرت خالدؓ: تو وہ محصول دیا کرے اور مسلمانوں کے امن میں آجائے۔ مسلمان اس کی جان و مال کی

ایسی ہی حفاظت کریں گے جیسی اپنی کرتے ہیں۔

تہہ: اگر وہ اس کو بھی نہ مانے؟

حضرت خالدؓ: تو اول ہم اس کو خلافت اور لائی کی اطلاع کریں گے اور اس کے بعد اس سے لڑائی کریں گے۔

تہہ: اگر کوئی تمہارے کہنے کو مان لے اور اسلام قبول کر لے؟

حضرت خالدؓ: ایسا شخص ہمارے مساوی ہو جائے گا اس کے حقوق ہمارے حقوق کے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر احکام مازل فرمائے ہیں ان میں ہر دور، ہر قوم، ہر مملکت، ہر شریف اور غیر شریف سب برابر ہیں۔

تہہ: یہ بات تو مستبعد ہے کہ وہ تمہارے دے رہے ہو جائے تم لوگ مقدمہ اسلام کی طرف ہوجاتے مگر دے دے ہو؟

حضرت خالدؓ: یہ صحیح ہے کہ ہم سابق ہیں مگر ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کو آنکھوں سے دیکھا ہے، ہمیں نبوت اٹھایا، تجربات دیکھے، آپ کی خدمت میں تمام امور کا مشاہدہ کیا ایسے امور دیکھ کر ہمارے مسلمان ہو جانا کچھ زیادہ انضامیت کی بات نہیں۔ جو شخص بھی ایسے حالات کا مشاہدہ کرے گا وہ بصدق دل ایمان لے آئے گا۔ ہاں جن لوگوں نے نہ یہ حالات دیکھے، نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور نہ ہی غائب امور کا مشاہدہ کیا۔ وہ بچے بل شے، قرآن اسلام میں داخل ہوئے تو ہم سے افضل ہو گئے۔

تہہ: بے شک آپ نے صحیح فرمایا۔



اس صاف اور بے لوث گفتگو نے ترجمہ کو سفر کر لیا اور وہ بھانے میں کے کہ مقابلہ کرتے حضرت خالدؓ سے اس امر کے خواہشمند ہوئے کہ مجھ کو اسلام کی تحقیق کی جائے۔ حضرت خالدؓ ان کو اپنے خیمہ میں لے گئے اور غسل کے بعد دو رکعتیں پڑھا گئیں۔ یہی نکتہ جو اسلام کے قبض سے باہر تھا، سفر ہو کر محبت خدا اور رسول ﷺ سے ملا لیا ہو گیا ترجمہ اسی وقت پچھتے ہیں یہی دن کارزار میں وہاں ہو کر شہید ہو گئے۔

## حضرت معروف کربئی کے اقوال

ایک آپؓ کے پاس ایک سال آیا اور اس نے اہل کے لیے سولی کیا، لیکن اس وقت آپؓ کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ آپؓ نے اپنی بیویاں لٹا کر دے دیں۔ سائل نے ان بیویوں کو بازار میں لے جا کر فروخت کر کے کوئی چلن خرید لیا۔ اگلے دن جب آپؓ کو اس بات علم ہوا تو آپؓ نے فرمایا: ”اللہ اللہ“

ایک دفعہ حضرت معروف کربئی روزے سے تھے کہ اس حالت میں ایک بچے کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ میں چار رحمت کرے جو اس پانی کو پی کر جائے۔ آپؓ یہ سن کر اس کی طرف گئے اور پانی پی کر آگے بڑھے۔ پھر فرمایا: ”کیا جب کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کی دعا کو قبول فرمائے۔“

ایک مرتبہ ایک بوڑھا آدمی حضرت معروف کربئی کے ہاں مہمان تھا۔ طرح طرح کی بیماریوں نے اسے چڑھا دیا اور وہ حیران رہا تھا۔ درود سے گریہتا رہتا اور وہی چہائی بکارت رہتا تھا۔ اہل محلہ اس کی آواز دہرائی اور بے ہودہ کوئی سے ٹک آ چکے تھے۔ لیکن خود حضرت معروف کربئی دن رات اس کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ جس دن سے وہ بوڑھا حضرت کے ہاں مہمان ہوا تھا آپؓ نے کسی رات بھی پل بھر کے لیے نیند نہ لی ہوئی۔ اتفاق سے ایک رات وہ گونگوا گئی۔ بوڑھے مہمان نے آواز دی اور آپؓ نہ بولے۔ اس نے آسمان سر پر اٹھ لیا اور آپؓ کو بے شمار گالیاں دے ڈالیں۔ آپؓ نہایت صبر و جمہ سے اس کی گالیاں سنتے رہے، لیکن آپؓ کی اہلیہ نہ دانت نہ کر سکیں۔ وہ بولیں اس کہنے اور

احسان فراموش ہوئے کو آپ یہاں سے رفع کیوں نہیں کرتے۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کا اجر یہی صلہ ہے تو پھر یہ کون سا اچھا کام ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ بڑا حاکم کبر سنی اور بیماری کی وجہ سے بے چین ہے تو ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے تندرستی اور خوش حالی عطا فرمائی ہے۔ اس کے شکر ادا کرنے میں ہمیں چاہیے کہ غصہ و نفرتوں اور بیماریوں کا یہ جو خوش دلی سے نکالیں اور حق کی تلقینوں اور خوش روئی کو بھی ختم و پیمانہ سے برداشت کریں۔

آپؐ نے فرمایا: ”وہ دنیا و جو کچھ میرا ہے نہ ہندل ہے۔ وہ کئی جس کا انجام شیرینی ہو صبر ہے۔ وہ شیرینی جس کا آخر تلخ ہو شہوت ہے۔ بیماری جو حالت پتیر نہ ہو، الہی ہے۔ وہ بلا جس سے لوگوں کو بھاگنا چاہیے، عیش ہے۔ عقل مند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو وہ پہلے روز و سی کرے جو تیسرے روز کرے گا۔“

مصائب دنیا کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ ہے جو روزی سے ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے۔ کوئی دوسرا منع نہ کرے۔ جب لے لے تو منع نہ کرے۔

بغیر عمل کیے ہوئے جنت کی آرزو نہ کرنا ہے۔ سنت اور کیے بغیر شفاعت کی امید محض غرور اور دھوکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمائش و رازی کے بغیر رحمت کا امیدوار نہ ہونا جہالت و حماقت ہے۔

ہوا میں مری قین جتنی میں ہے، ایسا ہے عہد ہے غرضت و تعریف، بے سہل و عطا محبت تعلیم، تربیت سے نہیں بلکہ عطا سے حق سے حاصل ہوتی ہے۔

خدا سے ہر وہی قلب و فکر مانگ  
نہیں ملے گا، میری ہے عقیدہ

ایک دفعہ آپؐ بہت خوش ہو کر کھانا کھا رہے تھے۔ لوگوں نے اس خوشی کا جب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا:

”میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں جو وہ دیتا ہے کھانا ہوں۔ اس لیے خوش ہوں۔“

آپؐ نفس سے کہا کرتے تھے مجھے غلو صیغہ ہے کہ تجھے بھی رہائی حاصل ہو۔ اور فرمایا: ”خدا ہر توکل کیا کرے گا کہ نفس تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ چیزیں اللہ سے مانگو اور اس بات سے ڈرو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

